غزلیں

ڈاکٹر مسعود جعفری

○

تم اپنے خول سے باہر ذرا چلے آؤ
تمھیں ہو میرا مقدر ذرا چلے آؤ
نگل گیا ہے سمندر ذرا چلے آؤ
ہمارا کھو گیا زیور ذرا چلے آؤ
پرندے چونچ لڑاتے ہیں جھیل کے اوپر
بڑا حسین ہے منظر ذرا چلے آؤ
میں اپنے آپ سے ڈرنے لگا تھا دن میں بھی
نکل چکا ہے مرا ڈر ذرا چلے آؤ
ہماری تشنہ لبی ہوگئی خواب و خیال
بھرا بھرا سا ہے ساغر ذرا چلے آؤ
ہمارا کارواں کچھ دیر ہی میں نکلے گا
اُٹھے گا بوریا بستر ذرا چلے آؤ
تمام عشق کے سردار آنے والے ہیں
ضرور ہوگا سوئمبر ذرا چلے آؤ
ہر اک چیز مری ہوگئی ادھر سے ادھر
بچا ہے گھاس کا چھپر ذرا چلے آؤ
لب فرات تو بکھرے ہیں خون کے چھینٹے
کٹا ہوا ہے کوئی سر ذرا چلے آؤ
بجھے گا آج مری سانس کا دیا شاید
مچے گا شور برابر ذرا چلے آؤ
ہمارا جعفری غرقاب ہو نہ جائے کہیں
تمھیں ہو پیر پیمبر ذرا چلے آؤ

ستیہ کالونی، حیدرآباد-500008

ڈاکٹر کیفی سنبھلی

○

یاد آتے ہیں مسافر اپنے گھر جانے کے بعد
ڈھونڈنے نکلے گی دنیا ہم کو مرجانے کے بعد

آسماں چھونے کی مجھ سے شرط مت رکھنا کبھی
مجھ کو اُڑنا آگیا ہے بال و پر جانے کے بعد

ہو کے حاتم بھی گدا گر کے گدا گر ہی رہے
مانگنے دستار نکلے ہیں جو سر جانے کے بعد

ہاتھ ہی کٹوا دیے اپنے رئیس شہر نے
میرے اشکوں سے مرا کشکول بھر جانے کے بعد

اپنے گھر جاؤں نہ جاؤں جاؤں تو جاؤں کہاں؟
رو پڑا میں ریل گاڑی سے اُتر جانے کے بعد

آئینہ جو ہاتھ خالی تھا تو خالی ہی رہا
ایک پل میں سو طرح کے عکس بھر جانے کے بعد

آسمانوں کی حقیقت مجھ پہ کیفی کھل گئی
آسمانوں کی بلندی سے اتر جانے کے بعد

نمبرداس ہاؤس، نوریوں سرائے، سنبھل (یوپی)